احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 37

منگل 11 ستمبر 2012ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 11 ستمبر 2012ء 23 شوال 1433 ہجری 11 تبوک 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 211

آغاز و انجام کے نیک ہونے کی دعا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ہجرت مدینہ کے زمانہ کے قریب یہ دعائیہ آیت اُتری۔ (بخاری و مسلم) ہر کام کے نیک آغاز اور انجام کیلئے یہ دعا مجرب ہے۔

اے میرے رب! مجھے نیک طور پر (دوبارہ مکہ میں) داخل کر اور ذکر نیک چھوڑنے والے طریق پر (مکہ سے) نکال اور اپنے پاس سے میرا کوئی (مضبوط) مددگار (اور) گواہ مقرر کر۔

(بنی اسرائیل:81)

جلسہ سالانہ یوکے کا آغاز، شاملین جلسہ کو تقویٰ وطہارت میں ترقی کرنے کی تلقین اور بعض انتظامی امور پر راہنمائی

جلسے کا بنیادی مقصد ایسی جماعت تیار کرنا ہے جو معرفت وخشیت الٰہی اور زہد وتقویٰ میں بڑھنے والی ہو

سچے دل سے توبہ کرو، تہجد میں اٹھو، دعا کرو، دل کو درست کرو، اور قول وفعل میں کھرے ہو جاؤ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 7 ستمبر 2012ء بمقام حدیقۃ المہدی ہمپشائر (یو۔کے) کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ یو۔کے کے 46ویں جلسہ سالانہ 2012ء کے موقع پر مورخہ 7 ستمبر کو حدیقۃ المہدی ہمپشائر جلسہ گاہ سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ ایم ٹی اے پر مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ یہ جمعہ بھی جلسے کا حصہ ہی ہے اور اصل میں یہی افتتاح ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے جلسے کا بنیادی مقصد یہ بیان فرمایا ہے کہ ایسی جماعت تیار ہو جو خدا تعالیٰ کی معرفت میں ترقی کرنے والی ہو، خدا تعالیٰ کا خوف اور زہد وتقویٰ ان میں پیدا ہو۔ آپس میں محبت اور پیار ان میں پیدا ہو، نرم دلی اور باہم محبت کا اعلیٰ معیار حاصل کرنے والے ہوں۔ بھائی چارے کی مثال بن کر رحماء بینھم کا نمونہ بن جائیں انکساری، عاجزی ان کا شیوہ ہو اور سچائی کے ایسے اعلیٰ معیار قائم ہوں جس کی مثال نہ مل سکے۔ فرمایا پس ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ یہ کوئی دنیاوی میلہ نہیں۔ یہاں جلسے میں آنے والے روحانی مائدے کے حاصل کرنے کے واسطے ہمہ وقت کوشاں رہتے ہیں۔ حضور انور نے جلسہ میں شامل ہونے والوں اور جماعت کے تمام لوگوں کے بارے میں حضرت مسیح موعود کی خواہش اور توقعات کے اظہار میں حضرت مسیح موعود کے چند اقتباسات پیش فرمائے جن میں آپ فرماتے ہیں کہ بجز تقویٰ کے اور کسی بات سے خدا تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔ برائیوں سے نجات بجز تقویٰ پر قدم مارنے کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ حضور انور نے فرمایا کہ پس اپنی عملی حالتوں کو ٹھیک کریں اور بہت دعائیں کریں۔ پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اگر دیکھو کہ قول وفعل برابر نہیں تو فکر کرو، جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا تعالیٰ کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا۔ اگر ہماری جماعت بھی خدانخواستہ ایسی ہے کہ اس کی زبان پر کچھ اور ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہات دنیا سے آزاد کر کے اس کے کاموں کا خود متکفل ہو جاتا ہے۔ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایک احمدی کو اپنی سچائی کے معیار بھی قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ حضور انور نے یورپی ملکوں میں آنے والے احمدی اسائلم سیکرز کو سچائی کے معیار بلند کرنے کی نصائح فرمائیں۔ حقوق العباد کی ادائیگی میں پوری ذمہ داری کے ساتھ قرض کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی حضور انور نے فرمایا کہ ان جلسے کے دنوں میں خاص طور پر ہمیں درود واستغفار پر زور دینا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ تم لوگ سچے دل سے توبہ کرو، تہجد میں اٹھو، دعا کرو، دل کو درست کرو، کمزوریوں کو چھوڑ دو اور خدا کی رضا کے مطابق اپنے قول وفعل کو بناؤ۔ حضور انور نے فرمایا کہ جلسے کے دوران جو علم کی باتیں ہم سنیں گے، اس علم کے ساتھ ہمیں اپنے عمل کو بھی صیقل کرتے چلے جانے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے بعض انتظامی باتوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے پارکنگ، چیکنگ اور سکینرز وغیرہ، اپنے ماحول پر نظر رکھنے، اجتماعی قیامگاہوں میں رات کو ٹھنڈ ہونے کی وجہ سے گرم کپڑے پہن کر سونے، رضائیاں وغیرہ اوڑھنے، کارکنان کو مہمانوں کی مہمان نوازی کا حق ادا کرنے، ٹائلٹس وغیرہ کی صفائی اور اسی طرح ہر احمدی کو صفائی کا خاص خیال رکھنے کیلئے ہدایات اور نصائح فرمائیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ان دنوں میں نمازوں، درود، تہجد، نوافل اور دعاؤں پر بھی بہت زور دیں۔ اللہ تعالیٰ احمدیت کی ترقی کے غیر معمولی نظارے ہمیں دکھائے۔ پاکستان کے احمدیوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ حضور انور نے آخر پر مکرم راؤ عبدالغفار صاحب ابن مکرم محمد تحسین صاحب کراچی، محترمہ صاحبزادی قدسیہ بیگم صاحبہ بنت حضرت نواب عبداللہ خان صاحب کی وفات نیز مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سابق امیر ضلع بہاولپور کی وفات اور مکرم فراز محمود صاحب آف سیریا کی شہادت پر ان تمام مرحومین کا ذکر خیر، جماعتی خدمات اور اوصاف بیان فرمائے اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

46واں جلسہ سالانہ برطانیہ

اختتام پذیر ہو گیا

اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل اور احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کو سمیٹتے ہوئے اپنی اعلیٰ روایات کے ساتھ جماعت احمدیہ برطانیہ کا 46 واں جلسہ سالانہ مورخہ 7، 8 اور 9 ستمبر 2012ء کو انتہائی کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ یہ جلسہ سالانہ جماعتی علاقہ اسلام آباد ٹلفورڈ سے 11 میل کے فاصلے پر ہمپشائر میں واقع حدیقۃ المہدی میں برپا ہوا۔ جس میں 88 ممالک کے 27 ہزار 412 احمدی احباب وخواتین نے شرکت کی۔ اس علاقے کا موسم بہت خوشگوار تھا۔ پہلے دن صاف آسمان پر سورج چمکتا رہا اور آخری دن ہلکی بارش نے ماحول کو مزید پر لطف کر دیا۔ برطانیہ کے احباب جماعت نے جلسہ کے جملہ انتظامات کی تکمیل اور ان کو کامیاب بنانے کیلئے محنت ولگن سے خدمت کی اور جلسہ سالانہ بخیر وخوبی منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں شامل ہونے والے ہزاروں احمدیوں کے ساتھ ساتھ احمدیہ ٹیلی ویژن کے براہ راست ٹیلی کاسٹ ہونے والے پروگراموں کے ذریعہ کل دنیا کے احمدی اس میں شامل ہو کر روحانی مائدہ سے فیضیاب ہوئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے علاوہ 4 پر معارف اور روحانی تعلیمات سے لبریز خطابات ارشاد فرمائے۔ مورخہ 9 ستمبر 2012ء کو پاکستانی وقت کے مطابق شام پانچ بجے عالمی بیعت کی تقریب منعقد ہوئی۔ امسال 5 لاکھ 14 ہزار 352 نو احمدی احباب جماعت میں شامل ہوئے اور تمام دنیا کے احمدیوں نے بھی بیعت کی تجدید کا شرف حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پر اثر اور قیمتی نصائح پر مشتمل خطابات سے استفادہ کے ساتھ اکناف عالم میں بسنے

باقی صفحہ 7 پر

خطبہ جمعہ

ایک احمدی کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا بڑا انعام اور احسان ہے کہ اُسے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے جس نے نیکیوں کے بجالانے اور پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف رہنمائی کی ہے

جماعت احمدیہ امریکہ اور کینیڈا کے جلسہ ہائے سالانہ کے کامیاب انعقاد پر اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کے جذبات کا اظہار اور حقیقی شکرگزاری کے طریقوں کی طرف رہنمائی

ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کو یاد رکھ کر اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بندہ بننے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے

میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اُس نے حضرت مسیح موعود کو ایسی جماعت عطا فرمائی ہے جس کا خلافت سے انتہائی وفا کا تعلق ہے

آپ کے اخلاص و وفا کا اظہار تب حقیقی ہوگا جب اس اظہار کو خدا تعالیٰ کے ذکر اور اُس کی عبادت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے میں ڈھال لیں

عہدیداروں کو اپنی طرف نظر رکھنی ہوگی کہ وہ کس نیت سے کام کر رہے ہیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ نیک نیتی ہے جو کاموں میں برکت ڈالے گی

جلسہ کے دوران پیدا ہونے والی پاک تبدیلیوں کو دوام دینے اور انہیں زندگیوں کا مستقل حصّہ بنانے کی نصیحت

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 13 جولائی 2012ء بمطابق 13 وفا 1391 ہجری شمسی بمقام بیت الاسلام ٹورانٹو (کینیڈا)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

میں عموماً جلسوں کے بعد جلسوں کے بارے میں کچھ کہا کرتا ہوں یا اللہ تعالیٰ کے شکر اور احسان کا مضمون بیان کیا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکہ اور کینیڈا کے جلسے ایک ہفتہ کے وقفے سے گزشتہ دو ہفتوں میں منعقد ہوئے اور اختتام کو پہنچے۔ مجھے جہاں ان جلسوں میں شمولیت کی وجہ سے متعلقہ جماعت کو براہِ راست مخاطب ہونے کی توفیق ملتی ہے وہاں احباب جماعت سے ملنے کی وجہ سے بہت سی باتوں کا بھی علم ہو جاتا ہے۔ اُن کے مسائل کا علم ہو جاتا ہے۔ جماعت کی اخلاقی اور دینی حالت کے بارے میں پتہ چل جاتا ہے جس سے جماعت کی رہنمائی کرنے میں آسانی پیدا ہوتی ہے، بلکہ رہنمائی مل جاتی ہے۔ پس اس لحاظ سے میرا امریکہ اور کینیڈا کا دورہ میرے لئے مفید رہا اور میں امید کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اس دورہ سے جماعت کے احباب و خواتین کو بھی فائدہ ہوا ہو۔

اس کے علاوہ دورہ سے غیر از جماعت یا غیر...... اور بعض معروف ملکی شخصیات سے مل کر بھی جماعتی تعارف کی توفیق ملتی ہے اور اس لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دونوں جگہ یہ موقع ملا اور دونوں جگہ اس لحاظ سے اچھا کام ہو رہا ہے اور دونوں جماعتوں نے اپنے بیرونی رابطوں کو وسعت دی ہے۔

بہرحال پہلے تو مَیں آپ کے سامنے آج اس حوالے سے اس مضمون کو رکھنا چاہتا ہوں جو جلسے کے بعد مَیں عموماً بیان کرتا ہوں۔ جیسا کہ مَیں نے شروع میں کہا وہ شکرگزاری کا مضمون ہے اور اس کے لئے مجھے بھی اور آپ سب کو بھی خدا تعالیٰ کا انتہائی شکرگزار ہونا چاہئے کہ اُس نے ہمیں توفیق عطا فرمائی کہ سالانہ جلسے منعقد کریں، اُن میں شامل ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس میں برکت بھی ڈالی اور ہر طرح خیر و برکت کے ساتھ یہ اپنے اختتام کو پہنچے۔ الحمدللہ۔

لیکن جیسا کہ میں امریکہ کے جلسہ میں بھی اور کینیڈا کے جلسہ میں بھی بیان کرتا رہا ہوں کہ جلسوں کا اصل مقصد اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنا ہے۔ یہ خیر و برکت جو جلسے کے ذریعہ سے ملتی ہے حقیقت میں اُس وقت ہے جب ہمارے اندر پاک تبدیلیاں پیدا ہوں اور پھر یہ عارضی تبدیلیاں نہ ہوں بلکہ مستقل کوشش اور ہمت کے ساتھ ان تبدیلیوں کو زندگی کا حصہ بنایا جائے۔ بار بار میں یہ چیز دہراتا رہتا ہوں اور یہ چیزیں پھر خدا تعالیٰ کا شکرگزار ہونے کے مضمون کو بھی کھولتی ہیں اور جب یہ شکرگزاری کا مضمون واضح ہوتا ہے تو پھر ایک مومن اللہ تعالیٰ کے مزید فضلوں کا وارث بنتا چلا جاتا ہے اور اس طرح ایک فضل کے بعد دوسرا فضل انسان پر ہوتا چلا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو سچے وعدوں والا ہے وہ اپنے شکرگزار بندوں سے یہ وعدہ فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا کہ (-) (ابراہیم: 8) کہ اگر تم شکرگزار بنے تو میں تمہیں اور بھی زیادہ دوں گا۔

پس اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں اور احسانات کو اُن لوگوں کے لئے مزید بڑھا دیتا ہے جو اُس کے شکرگزار ہیں۔ اور ایک احمدی (-) کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا بڑا انعام اور احسان ہے کہ اُسے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے جس نے نیکیوں کے بجالانے اور پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف رہنمائی کی ہے۔ پس ہر احمدی کو شکرگزاری کے اس مضمون کو سمجھنا چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کا حاصل کرنے والا بنے۔ نہ کہ اُن لوگوں میں شامل ہو جو اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرنے والے ہیں اور یوں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنتے ہیں۔

ان ملکوں میں آ کر دنیاوی لحاظ سے بھی خدا تعالیٰ نے آپ پر بے انتہا فضل فرمایا ہے اور بعض پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

یہ فضل بہت زیادہ ہوا ہے۔ اکثریت کے حالات بھی اُن کے پہلے حالات سے بہتر ہوئے ہیں اور جیسا کہ مَیں نے جلسے میں بھی اپنی تقریر میں کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جو بہت سوں کے لئے یہاں لانے کے سامان کئے ہیں اور اُس کے نتیجے میں آپ کے دنیاوی حالات بہتر ہوئے ہیں۔ یہ بھی احمدیت کی برکت ہے۔ وہ لوگ یقیناً ناشکرے اور خدا تعالیٰ کی نظر میں گرے ہوئے ہیں جو یہاں آئے، احمدیت کی بنیاد پر یہاں پاؤں ٹکائے، اسائلم لیا اور جب حالات بہتر ہوئے تو جماعت پر اعتراض شروع کر دیا، جماعت سے علیحدہ ہو گئے۔ بہرحال جماعت کو تو ایسے لوگوں کی رَتی بھر بھی پرواہ نہیں ہے۔ یہ جو محاورہ ہے کہ ”خس کم جہاں پاک“ یہ ایسے ہی لوگوں پر صادق آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو علیحدہ کر کے جماعت پر بھی یہ ایک احسان کیا ہے۔

لیکن ہر احمدی کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اُس کی شکرگزاری بھی تبھی ہو گی جب وہ حقیقت میں خدا تعالیٰ کی اس بات کو سامنے رکھے کہ اُس کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ ایک احمدی اپنے مقصدِ پیدائش کو پہچانے اور اس کو سامنے رکھتے ہوئے پھر اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرے۔ اپنے آپ کو اُس اسوہ کے مطابق چلانے کی کوشش کرے جو ہمارے سامنے ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمایا۔ روایات میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سونے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے دن بھر کے فضلوں کو یاد کرتے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے اور فرماتے کہ تمام حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے مجھ پر فضل و احسان کیا، مجھے عطا فرمایا اور مجھے بہت دیا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 495 مسند عبداللہ بن عمر حدیث 5983 دارالکتب العلمیہ بیروت 1998ء)

بہرحال اللہ تعالیٰ ہی کی حمد وثنا ہے۔ اور پھر آپؐ کا عبادتوں کا یہ حال تھا کہ عبادت کرتے کرتے (روایات میں آتا ہے کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں سُوج جاتے تھے۔ اور یہ عرض کرنے پر کہ یا رسول اللہ! آپؐ اتنی مشقت کیوں اُٹھاتے ہیں؟ فرماتے: کیا مَیں خدا تعالیٰ کا عبدِ شکور نہ بنوں؟

(صحیح البخاری کتاب التفسیر۔ سورۃ الفتح باب قولہ لیغفرک اللہ ما تقدم من ذنبک و ما تاخر...... 4837)

پس اس عبدِ شکور کے ماننے والوں کا.......... بھی فرض ہے کہ اپنی استعدادوں کے مطابق اس اُسوہٴ کی پیروی کرنے کی کوشش کرے تا کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق اللہ تعالیٰ کے پیار سے حصہ پانے والے بنیں۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ آپ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ آپ اعلان فرما دیں کہ (-) (آل عمران: 32)" کہ تم میری پیروی کرو، میرا اسوۂ حسنہ اپنانے کی کوشش کرو تو اللہ تعالیٰ کے پیارے ہو گے، اُس کا پیار حاصل کرنے والے بنو گے۔ اور اللہ تعالیٰ کا پیار پھر اور نعمتوں اور فضلوں سے حصہ پانے والا بناتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف نعمتوں کے ملنے پر ہی شکرگزاری نہیں فرماتے تھے بلکہ کسی مشکل سے بچنے پر بھی اللہ تعالیٰ کے شکرگزار ہوتے تھے۔ حتیٰ کہ روزمرّہ کے کاموں میں، چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی آپ کی سیرت میں شکرگزاری کی انتہا نظر آتی، اور اس کے علاوہ بھی شکرگزاری ہر وقت اللہ تعالیٰ کی تھی۔ پس یہ وہ حقیقی شکرگزاری ہے جس کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے اور یہ ایسی شکرگزاری ہے جس پر اللہ تعالیٰ مزید فضل فرماتا ہے۔ اپنے انعامات اور احسانات کئی گنا بڑھا دیتا ہے۔ پس یہ شکرگزاری انسان کے اپنے فائدہ کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ہماری شکرگزاری کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ ہماری شکرگزاری کا حاجتمند نہیں۔ اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے۔ (-) (لقمان: 13) اور جو بھی شکر کرتا ہے، اُس کے شکر کا فائدہ اُسی کی جان کو پہنچتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے وہ یاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ سب قسم کے شکروں سے بے نیاز ہے۔

پس ایک احمدی اس قسم کا شکرگزار ہونا چاہئے۔

پھر شکرگزاری کے بھی کئی طریقے ہیں۔ اُن طریقوں کو ہمیشہ روزانہ اپنی زندگی میں تلاش کرتا رہے۔ ایک احمدی جو ہے، حقیقی مومن جو ہے وہ شکرگزاری کے ان طریقوں کو تلاش کرتا ہے تو پھر دل میں بھی شکرگزاری کرتا ہے۔ پھر شکرگزاری زبان سے شکریہ ادا کر کے بھی کی جاتی ہے۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے یا کسی دوسرے کی شکرگزاری بھی کرتا ہے تو زبان سے شکرگزاری ہے۔ اور پھر اپنے عمل اور حرکت و سکون سے بھی شکرگزاری کی جاتی ہے۔ گویا جب انسان شکرگزاری کرنا چاہے تو اُس کے تمام اعضاء بھی اس شکرگزاری کا اظہار کرتے ہیں یا انسان کے تمام جسم پر اُس شکرگزاری کا اظہار ہونا چاہئے۔ اور اللہ تعالیٰ جب بندوں کا شکر کرتا ہے، یہاں شکرگزاری کا جو لفظ اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال ہوا ہے، تو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری، انسان پر انعامات اور احسانات ہیں۔

یہاں یہ بات یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری جب انسان کرتا ہے تو ان باتوں کا اُسے خیال رکھنا چاہئے کہ انتہائی عاجزی دکھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکا جائے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ سے پیار کا اظہار کرنا اور اُس کے پیار کو حاصل کرنے کے لئے کوشش کرنا، یہ بھی اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کو علم میں لانا۔ ہر فضل جو انسان پر ہوتا ہے اُس کو یہ سمجھنا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ یہ علم ہونا چاہئے کہ ہر نعمت جو مجھے ملی ہے وہ اللہ کے فضلوں کی وجہ سے ملی ہے۔ یہ احساس پیدا ہونا چاہئے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری ہے۔ پھر اُس کے انعامات اور احسانات کا منہ سے اقرار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا، اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کی حمد سے، اُس کے ذکر سے تَر رکھنا۔ پھر یہ بھی کہ اُس کی مہیا کردہ نعمتوں کو اس رنگ میں استعمال کرنا جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے والی ہوں، جن کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔ ان باتوں کے کرنے کے نتیجے میں پھر ایک شکرگزاری حقیقی رنگ میں شکرگزاری بنتی ہے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا اس کے نتیجے میں پھر اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا یہ ہے کہ وہ اپنے ایسے شکرگزار بندوں کو مزید انعامات اور احسانات سے نوازتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم اس طرح شکر گزار ہو گے تو لَاَزِیْدَنَّکُمْ مَیں تمہیں اَور دوں گا، اس کو حاصل کرنے والے بنو گے۔

پس جب لوگ مجھے لکھتے ہیں اور ملاقاتوں میں بتاتے ہیں کہ جلسہ گاہ میں بڑا فائدہ ہوا، بڑا لطف آیا تو یہ لطف اور فائدہ تبھی فائدہ مند ہے جب اس کے نتیجے میں ہر احمدی پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والا اور اُس کی عبادت کرنے والا بنتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے کے لئے پہلے سے زیادہ کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں اور انعاموں کی ایک فہرست بنائے اور اپنے سامنے رکھے۔ جن نیکیوں کے کرنے کی توفیق ملتی ہے، پکّا ارادہ کرے کہ اب ان پر مَیں نے قائم رہنا ہے۔ برائیوں کی فہرست بنا کر پھر ان سے بچنے کی کوشش کرے۔ اپنی تمام تر صلاحیتوں اور قوتوں کے ساتھ یہ کوشش ہونی چاہئے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کے ان احسانوں اور انعاموں کو یاد کر کے اللہ تعالیٰ کی حمد سے اپنی زبان کو تر کرتا چلا جائے اور ہمیشہ اس بات پر قائم رہے کہ مَیں نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں کا غلط استعمال نہیں کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے اگر اس ملک میں آ کر بہتر حالات کر دیئے ہیں، مالی کشائش دے دی ہے تو اس مالی کشائش کو بجائے غلط کاموں میں استعمال کرنے کے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے استعمال کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکہ میں تو ایسے لوگ بہت ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بے انتہا مالی کشائش سے نوازا ہے۔ اُن میں سے بعض ایسے ہیں جو انتہائی فراخ دلی سے جماعتی منصوبوں پر خرچ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے اموال و نفوس میں برکت عطا فرمائے۔ اُنہیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کو یاد رکھ کر اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بندہ بننے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ صرف مالی قربانی کو ہی اپنی شکرگزاری کی انتہا نہ سمجھیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والا بننے کی بھی بے انتہا کوشش کرنی چاہئے۔ حقیقی شکرگزار اور عبدِ رحمان بننے کے لئے عبادت گزار ہونا بھی ضروری ہے۔

کینیڈا میں اس حد تک مالی کشائش رکھنے والے لوگ کم ہیں یا یوں کہنا چاہئے کہ مالی کشائش میں اُس حد تک نہیں پہنچے ہوئے جتنے امریکہ میں ہیں یا کم از کم میرے علم میں نہیں، لیکن یہاں مجموعی طور پر مالی قربانیوں کا معیار اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی بلند ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی بعض اور عملی کمزوریاں اور عبادتوں میں کمزوریاں بھی کافی ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کا حقیقی شکرگزار بننا ہے تو ان کمزوریوں کو دور کرنا بھی ضروری ہے۔

پس چاہے امریکہ کے رہنے والے احمدی ہیں یا کینیڈا کے رہنے والے احمدی ہیں یا دنیا میں کہیں بھی رہنے والے احمدی ہیں، اُن کی حقیقی شکرگزاری تبھی ہوگی جب مکمل طور پر اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ مرد ہوں یا عورتیں، جب تک قرآنِ کریم کی حکومت کو اپنے اوپر لاگو کرنے کی کوشش نہیں کریں گے، حضرت مسیح موعود سے کئے گئے عہدِ بیعت کی شرائط پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کریں گے، اللہ تعالیٰ کے حقیقی شکرگزار نہیں بن سکتے۔ اللہ تعالیٰ شکرگزاری کے یہ معیار حاصل کرنے کی ہر احمدی کو توفیق عطا فرمائے۔

پس اپنے جائزے لیں، اپنے ماحول پر نظر ڈالیں، اپنے گھر پر نظر ڈالیں اور دیکھیں کہ یہ شکرگزاری کس حد تک آپ کے ماحول میں، آپ کے گھر میں، آپ کے اندر قائم ہے؟ اگر خاوند بیوی کا حق ادا نہیں کر رہا تو بیشک وہ دوسری نیکیاں کر بھی رہا ہے، وہ حقیقی شکرگزار نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے بیوی دی، بچے دیئے ہیں، اُن کا حق ادا کرنا اُس کی ذمہ داری ہے۔ ایسی ذمہ داری ہے جو خدا تعالیٰ نے اُس پر ڈالی ہے۔ یہ کوئی دنیاوی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈالی گئی ذمہ داری ہے۔ اسی طرح اگر بیویاں اپنے خاوند کے حقوق ادا نہیں کر رہیں تو وہ بھی خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی شکرگزاری کی نفی کر رہی ہیں یا نعمتوں کی نفی کر رہی ہیں اور یہ نفی اُنہیں پھر شکرگزاروں کی فہرست سے نکال رہی ہے۔ پس جیسا کہ مَیں نے کہا، ہر فرد اور ہر گھر کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ پس جس دن ہم نے ہر سطح پر اپنے قول و فعل کو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بنا لیا اُس دن حقیقی شکرگزاری کی حقیقی صورت پیدا ہو جائے گی۔ اور پھر ہر انسان پر، دینی طور پر بھی اور دنیاوی طور پر بھی خدا تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ صرف دنیاوی کشائش کو کافی نہ سمجھیں، ایک احمدی کا فرض ہے کہ اُس کو روحانیت میں بھی ترقی کرنی چاہئے۔

میں شکرگزاری کے اُس مضمون کا جس کا مجھ سے تعلق ہے، اُس کا بھی اظہار کرتا ہوں، کیونکہ یہ بھی ضروری ہے۔ سب سے پہلے تو مَیں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اُس نے حضرت مسیح موعود کو ایسی جماعت عطا فرمائی ہے جس کا خلافت سے انتہائی وفا کا تعلق ہے۔ اخلاص و وفا کے جس تعلق کو حضرت مسیح موعود سے براہِ راست فیض پانے والے لوگوں نے شروع کیا تھا اور جس پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ افرادِ جماعت کے اخلاص و وفا کو دیکھ کر ہمیں حیرت ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 39۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

یہ الفاظ میرے ہیں۔ کم و بیش انہی الفاظ میں آپ نے فرمایا تھا۔ پس یہ حیرت انگیز اخلاص و وفا کا سلسلہ جو تقریباً سوا سو سال پر پھیلا ہوا ہے، آج بھی اپنی خوبصورتی دکھا رہا ہے۔ پس اس اخلاص و وفا کو کبھی مرنے نہ دیں۔ اپنی نسلوں میں بھی جاری رکھنے کی کوشش کریں۔ یہ اخلاص و وفا جہاں مجھے خدا تعالیٰ کا شکرگزار بناتے ہوئے اُس کی حمد کی طرف توجہ دلاتا ہے، اور آئندہ آنے والے خلفاء کو بھی انشاء اللہ تعالیٰ دلاتا رہے گا، وہاں افرادِ جماعت کو بھی شکرگزاری کی طرف متوجہ کرنے والا ہونا چاہئے تاکہ خلافت سے تعلق کا مضبوط اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والا رشتہ نسلاً بعد نسلٍ قائم ہوتا چلا جائے۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا، اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اُس نے جماعت کے اخلاص و وفا کو قائم رکھا ہوا ہے اور دنیا کے کسی بھی کونے میں چلے جائیں یہ تعلق ہر احمدی میں نظر آتا ہے۔ اس کے نظارے اس دورہ میں مَیں نے امریکہ میں بھی دیکھے اور یہاں بھی۔ بچوں میں بھی اور بڑوں میں بھی، مردوں میں بھی اور عورتوں میں بھی، نوجوانوں میں بھی، بوڑھوں میں بھی دیکھ رہا ہوں۔

امریکہ کو دنیا سمجھتی ہے کہ وہاں صرف مادی سوچ رکھنے والے لوگ رہتے ہیں اور دین سے اتنا تعلق نہیں ہے۔ لیکن جس اخلاص و وفا کے ساتھ میرے دو ہفتے کے قیام کے دوران وہاں کے احمدیوں نے، جہاں بھی مَیں ہوتا تھا، وہاں پہنچ کر اخلاص و وفا کا اظہار کیا ہے۔ نوجوان ڈیوٹی دینے والوں نے دو ہفتے مستقل میرے ساتھ رہ کر اور سفر میں بھی ساتھ رہ کر اپنے کاروباروں اور نوکریوں کو بھی بعضوں نے داؤ پر لگا دیا یا بالکل پرواہ نہیں کی۔ ایسے بھی تھے جنہوں نے مجھے بتایا کہ ہماری نوکری نئی شروع ہوئی تھی اور جلسے کے لئے اور آپ سے ملاقات کے لئے رخصت نہیں مل رہی تھی تو ہم چھوڑ کر آ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام کے لئے بھی آسانیاں پیدا فرمائے اور ان کے اموال و نفوس اور اخلاص میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔

پس یہ اخلاص و وفا اللہ تعالیٰ کی حمد کی طرف لے جاتا ہے اور ساتھ ہی میں ان لوگوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے جلسے کے دوران امریکہ میں بھی، کینیڈا میں بھی، مختلف شعبہ جات میں بڑے اخلاص و وفا کے ساتھ اپنی ڈیوٹیاں دی ہیں اور تمام جلسے میں شامل ہونے والوں کو بھی شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ اور ان کے لئے دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان سے ایسا سلوک فرمائے کہ بجائے کسی قسم کی بے چینی پیدا ہونے کے اُن کو ایسا سکون ملے، اُن پر ایسا فضل نازل ہو کہ اُنہیں پہلے سے بڑھ کر خدمتِ دین کی توفیق ملے اور اس کی طرف توجہ پیدا ہو۔

امریکہ کے مختلف شہروں میں مَیں گیا ہوں اور بڑے یقین سے مَیں کہہ سکتا ہوں کہ ان تمام جگہوں پر پرانے مقامی امریکنوں نے بھی اور نئے آنے والوں نے جو باہر سے آ کر آباد ہوئے ہیں، اُنہوں نے بھی اخلاص و وفا دکھایا۔ لیکن ان تمام لوگوں کو مَیں پھر اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو میں نے شروع میں کی تھی کہ آپ کی شکرگزاری اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنا تب صحیح ہوگا، آپ کے اخلاص و وفا کا اظہار تب حقیقی ہوگا جب اس اظہار کو خدا تعالیٰ کے ذکر اور اُس کی عبادت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے میں ڈھال لیں۔

پس میں نے جو اپنی شکرگزاری کا مضمون شروع کیا تھا اُس کی انتہا یہی ہے کہ خلیفۂ وقت اور افرادِ جماعت اللہ تعالیٰ کے حقیقی عابد بن کر اُس کی شکرگزاری کا حق ادا کریں۔

امریکہ میں اس مرتبہ مجھے خاص طور پر نوجوانوں میں جماعت کو مختلف طبقات میں متعارف کروانے اور (دین حق) کا حقیقی پیغام پہنچانے کی طرف بھی توجہ نظر آئی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھے تعلقات بنائے ہیں، لیکن ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ تعلقات اس مقصد کے لئے نہ بنائے جائیں کہ ہم نے کوئی دنیاوی مفاد اُن تعلقات سے حاصل کرنا ہے، بلکہ اس لئے ہوں کہ ہم نے تمام دنیا کو (دین حق) کی خوبصورت تعلیم سے روشناس کروانا ہے اور دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لے کر آنا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

وہاں میرے سے پریس میں بھی گفتگو ہوئی۔ سی این این (CNN) کے نمائندہ نے سوال کیا تھا کہ امریکہ میں (دین حق) کے پھیلنے کے کیا امکانات ہیں؟ اس پر میں نے یہی کہا تھا کہ حقیقی (دین حق) جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے اور اُس کے نہ صرف امریکہ میں بلکہ تمام دنیا میں پھیلنے کے امکانات ہیں کیونکہ یہ شدت پسندی سے نہیں بلکہ دلوں کو فتح کرنے سے پھیلنا ہے۔ (دین حق) کی خوبصورت تعلیم کے بتانے سے پھیلنا ہے۔ پس ہمارے نوجوانوں کو بھی، مردوں کو بھی اور عورتوں کو بھی جو خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھتے ہیں اور اس کا اظہار کرتے ہیں، یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے مقاصد دنیاوی نہیں بلکہ ہر تعلق جو دنیاوی ہے اور ہر بات جو ہم کرتے ہیں اُس کا راستہ (دین حق) کی فتح کی طرف لے جانے کی سوچ رکھنے والا ہونا چاہئے۔ اور یہ اُس وقت ہوگا جب ہم اصل وفا اپنے پیدا کرنے والے واحد و یگانہ خدا سے کریں گے۔ اور مَیں عموماً ہر جگہ چاہے وہ دنیاوی لیڈر ہوں یا کوئی بھی ہو اُن کو یہی بات کہتا ہوں کہ ہمارا اصل مقصد تو یہی ہے۔

بہرحال مجموعی طور پر امریکہ کا دورہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا رہا۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج بعد میں بھی پیدا فرماتا رہے۔ بعض جگہ نئی (بیوت) اور نئے سینٹر جو خریدے گئے ہیں، اُن کا بھی افتتاح ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکہ کی جماعت کو بھی (بیوت) کی تعمیر کی طرف کافی توجہ پیدا ہوئی ہے۔ اُن کو اسے جاری رکھنا چاہئے۔

دوسری بات یہ کہ ترقی کرنے والی قومیں صرف یہی نہیں دیکھتیں کہ ہم نے یہ یہ کر لیا ہے بلکہ جو کمیاں رہ جائیں اُن پر بھی نظر رکھتے ہیں اور جو نقائص ہیں اُن پر نظر رکھنا ضروری ہے، تبھی صحیح راستوں کا تعین ہوتا ہے، تبھی صحیح رہنمائی ملتی ہے۔ اور چاہے امریکہ ہے یا کینیڈا ہے، جلسے کے

دنوں میں خاص طور پر ایک لال کتاب ہونی چاہئے۔ جہاں جن کے پاس نہیں ہے وہ رکھیں۔ جس میں ہر جگہ جو جو کمیاں اور کمزوریاں رہ جائیں ان کمیوں کا ذکر ہو۔ مثلاً مَیں عرصہ سے دنیا کو ہوشیار کر رہا ہوں کہ بعض سیاسی، جنگی اور معاشی حالات ایسے ہوسکتے ہیں کہ جس میں پریشانی سے بچنے کے لئے گھروں میں بھی اور جماعتی سطح پر بھی بعض انتظامات ہونے چاہئیں۔ امریکہ میں تو اکثر قدرتی آفات اور طوفان اور ہریکین (Haricane) بھی آتے رہتے ہیں۔ وہاں تو جہاں جہاں بھی (بیوت) بن رہی ہیں، سینٹرز ہیں، وہاں کم از کم ایسے انتظام ہونے چاہئیں جہاں پانی اور بجلی کا انتظام باقاعدہ رہے کیونکہ اس کے بغیر آجکل گزارا نہیں ہو رہا۔ اب گزشتہ دنوں جب مَیں وہاں تھا ہم جلسہ پر ہیرس برگ گئے ہوئے تھے، پیچھے سے طوفان آیا اور بیت الرحمٰن کی مشن ہاؤس کی اُس علاقے کی تمام بجلی بند ہوگئی، پانی بند ہوگیا اور بجلی، پانی کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ حالانکہ جماعتی سطح پر جنریٹرز ایسی جگہوں پر ہونے چاہئیں کہ فوری طور پر جماعتی عمارات کو روشن کرسکیں اور پانی وغیرہ کی کمی پوری کرسکیں۔ شاید یہ الٰہی تقدیر بھی ہو۔ بعضوں کا خیال ہے کہ ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا ہے کیونکہ پہلے وارننگ آجایا کرتی ہے اور یہ سب کچھ بغیر وارننگ کے ہوا۔ کہیں کسی جگہ کوئی شرارت کا امکان ہوسکتا تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح ٹال دیا۔ اللہ بہتر جانتا ہے کیا تھا۔ لیکن ہمیں بہرحال کچھ حد تک، دنیا میں ہر جگہ اپنے انتظامات مکمل رکھنے چاہئیں۔

اب کینیڈا کی طرف آتا ہوں شاید وہ سوچ رہے ہوں کہ خطبہ کینیڈا میں دیا جارہا ہے اور باتیں امریکہ کی ہو رہی ہیں۔ ساری تعریفیں یا نقائص امریکہ کے بیان ہوگئے، آپ کے بھی بیان کر دیتا ہوں۔ ایک تو مشترک باتیں ہیں جیسا کہ میں نے کہا۔ تمام جماعت کو ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بنیں اور اس سے تعلق جوڑیں۔ نہ صرف کینیڈا یا امریکہ کا بلکہ دنیا کے ہر احمدی کا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق جوڑے۔ اس کے لئے بار بار مَیں کہتا رہتا ہوں۔ دوسرے جیسا کہ مَیں نے کہا، اخلاص و وفا کے یہ نظارے کینیڈا میں بھی نظر آتے ہیں اور آرہے ہیں، ابھی تو میں یہیں ہوں۔ جس دن مَیں یہاں پہنچا تھا، اُس دن پاکستان سے آئی ہوئی ہماری ایک عزیزہ جو امریکہ سے بھی ہو کر آئی تھی، اُن کو امریکہ سے کسی کا فون آیا کہ کیسا استقبال ہوا؟ امریکہ کا اچھا تھا یا یہاں۔ تو انہوں نے اُس کو یہ جواب دیا تھا کہ کینیڈا والوں نے تو امریکہ کو بہت پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ بہرحال یہ تو چھوڑنا ہی تھا۔ آپ کی تعداد زیادہ ہے۔ آپ کا یہاں Peace Village میں ماحول ایسا ہے۔ یہاں اکثریت احمدی گھرانوں کی ہے۔ (بیت) ساتھ ہے۔ لیکن اس کا فائدہ اُٹھانے کے لئے صرف ظاہری استقبال کافی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کے مضمون کو سامنے رکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ مہیا کی ہے جس میں آپ اکٹھے رہتے ہیں۔ (بیت) بھی ساتھ ہے جیسا کہ مَیں نے کہا۔ اس (بیت) کو آباد کریں۔ تبھی اس کی خوبصورتی اور اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کا اظہار ہوگا۔ بوڑھے تو یہاں آ ہی جاتے ہیں اور اکثر بوڑھے ریٹائر ہیں۔ انہیں کوئی کام نہیں تو وہ شاید پانچ وقت نمازوں پر آجاتے ہوں۔ لیکن اصل مقصد تب پورا ہوگا جب بچے اور نوجوان عبادت کے حقیقی مقصد کو سمجھتے ہوئے یہاں آئیں گے۔ (بیت) کو آباد کریں گے۔ جماعتی روایات کو قائم کریں گے۔ لڑکیاں اور عورتیں بھی اس ماحول میں رہتے ہوئے اپنے تقدس کی اور اپنی حیا کی اور اپنی اقدار کی حفاظت کریں گی۔ نوجوان لڑکے بھی اپنی قدروں کو پہچاننے والے ہوں گے۔ اس ماحول میں ڈوب جانے والے نہیں ہوں گے اور جب یہ مقصد حاصل کرنے کی کوشش کریں گے تو تبھی اللہ تعالیٰ کے حقیقی شکرگزار بن سکیں گے۔ ورنہ صرف نعرے لگا دینے سے یا سڑکوں پر استقبال کرنے سے ایک حد تک تو اخلاص و وفا کا اظہار ہو جاتا ہے لیکن اصل مقصد حاصل نہیں ہوتا۔ یہاں کے مقامی لوگ، میئر بھی مجھے ملے اور دوسرے سیاستدان بھی ملے، ہماری جماعت سے عموماً بہت متاثر ہیں اور کئی مجھے کہتے ہیں کہ تمہیں اپنی جماعت پر فخر ہونا چاہئے کہ کیسے کیسے لوگ تمہاری جماعت میں شامل ہیں۔ بڑے قانون کے پابند ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ یہ سب کچھ ملا ہوا ہے۔ یہ لوگ تو دنیاوی نظر سے دیکھتے ہیں اور اُنہیں اچھا معیار نظر آتا ہے لیکن ہم نے اُس نظر سے دیکھنا ہے جو قرآنِ کریم ہمیں دکھاتا ہے، جو اس زمانے میں قرآنِ کریم کی تعلیم کی روشنی میں حضرت مسیح موعود نے ہمیں کھول کر بتایا ہے۔ ہماری اعلیٰ اخلاقی قدروں اور دین پر قائم ہونے کے معیار دنیاداروں کے بنائے ہوئے معیار نہیں ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے اور اُس کا شکرگزار ہونے کے لئے ضروری ہے کہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ ہمیں قرآنی تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرنا ہوگا اور اس کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ پس آپ زمین کی طرف اور زمینی لوگوں کی طرف نہ دیکھیں بلکہ آسمان کی طرف اور زمین و آسمان کے مالک کی طرف دیکھیں اور جب یہ ہوگا تب ہی ہم حقیقی شکرگزار بن سکیں گے۔ تب ہی آپ کے استقبال اور نعرے اور ہر عمل خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے دورے کے مثبت نتائج بھی یہاں نکلے ہیں۔ امریکہ میں بھی اور یہاں بھی اور نکل رہے ہیں۔ بعض بچیوں نے امریکہ میں مجھے لکھا جو وہیں پیدا ہوئیں اور پلی بڑھی ہیں اور یہاں کی بچیوں نے بھی لکھا اور خطوط اب بھی آرہے ہیں کہ آپ کی باتیں سن کر ہمیں عورت کے تقدس کا، لڑکی کے تقدس کا، اُس کی حیا کا احساس ہوا ہے۔ اب ہمیں اپنی اہمیت پتہ لگی ہے۔ پردہ کی اہمیت پتہ لگی ہے۔ ایک احمدی لڑکی کے مقام کا پتہ لگا ہے۔ اسی طرح نوجوانوں نے یہ بھی لکھا کہ نماز کی اہمیت کا پتہ چلا ہے۔ بعض لڑکیوں نے لکھا کہ ہم سمجھتی تھیں کہ اس ماحول میں رہتے ہوئے برقع اور حجاب کی ہمت ہم میں کبھی پیدا نہیں ہوسکتی۔ لیکن آپ کی باتیں سننے کے بعد جب ہم آپ کے سامنے حجاب اور برقعہ اور کوٹ پہن کر آئی ہیں تو اب یہ عہد کرتی ہیں کہ کبھی اپنے برقعہ نہیں اتاریں گی۔ پس یہ سوچ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سوچ کو عملی رنگ میں ہمیشہ قائم رکھے اور وہ اپنے تقدس کی حفاظت کرنے والی ہوں جیسا کہ انہوں نے یہ عہد کیا ہے کہ ہم اپنے تقدس کی حفاظت کریں گی۔

اسی طرح بعض نے ملاقات میں نمازوں کی طرف توجہ کا وعدہ کیا کہ آئندہ ہمارے سے کوئی شکایت نہیں پہنچے گی۔ خطوط میں بھی لکھ کے دیا۔ یہ بات مجھے خدا تعالیٰ کی حمد اور شکر کی طرف لے جاتی ہے کہ وہی ہے جو دلوں پر قبضہ رکھتا ہے۔ وہی ہے جو دلوں کو پھیرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ وہی ہے جو زبان میں اثر قائم کرتا ہے۔ اُس نے کس طرح ان بچیوں اور افراد کو خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف مائل کیا ہے اور ایک عزم کے ساتھ وہ معاشرے میں اپنے مقام کی پہچان کروانے کے لئے اب کھڑی ہوگئی ہیں۔ حالانکہ یہی چند دن پہلے جھجکنے والی اور شرمانے والی تھیں۔ بعض سکولوں میں پریشان ہو جاتی تھیں۔ پس جن میں یہ تبدیلیاں پیدا ہوئی ہیں، اُنہیں بھی اب اللہ تعالیٰ کے ساتھ شکرگزاری کا اظہار اس عہد کے ساتھ کرنا چاہئے کہ وہ اب اپنی اس پاک تبدیلی کو قائم رکھیں گی اور اس کے لئے خدا تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اُس کے آگے جھکیں گی تاکہ یہ خصوصیت جو اُن میں پیدا ہوئی ہے وہ ہمیشہ قائم رہے۔ اسی طرح جن مردوں اور نوجوانوں میں کوئی تبدیلی پیدا ہوئی ہے، وہ بھی اس سوچ کے ساتھ اپنی زندگی گزاریں کہ یہ پاک تبدیلی ہمیشہ اپنے اندر قائم رکھنی ہے۔

پہلے بھی میں نے مختصراً خاوندوں کو بیویوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی ہے اور بیویوں کو خاوندوں کے حقوق کی طرف۔ اس کے لئے یہ بھی یاد رکھیں کہ آپس میں اعتماد کی فضا گھروں میں پیدا ہونی چاہئے۔ کیونکہ آجکل گھروں میں جو بدمزگیاں پیدا ہو رہی ہیں، رشتے ٹوٹ رہے ہیں وہ اعتماد کی فضاء میں کمی ہے اور سچائی سے کام نہ لینا ہے۔ پس سچائی سے کام لیتے ہوئے میاں بیوی کو آپس میں ایک دوسرے کو اعتماد میں لینا چاہئے۔ نوجوانوں میں آج کل جو نئے رشتے ہو رہے ہیں، اگر ماں باپ کے کہنے پر وہ شادی کرتے ہیں تو پھر وفا سے نبھائیں اور اگر کہیں اور دلچسپی ہے تو نہ لڑکا، لڑکی کی زندگی برباد کرے اور نہ لڑکی، لڑکے کی زندگی برباد کرے۔ شادی سے پہلے کھل کر اپنے والدین کو بتا دیں کہ ہم یہاں شادی نہیں کرنا چاہتے، کہیں اور کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ (دین حق) میں شادی کی بنیاد پاکیزگی پر ہے، دنیاوی باتوں پر نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو لڑکی سے شادی کرنے کے لئے جو چار خصوصیات بتائی

ہیں اُس میں سب سے زیادہ اہمیت آپ نے یہی دی کہ اُس کا دین دیکھو۔ خوبصورتی نہ دیکھو، دولت نہ دیکھو، خاندان نہ دیکھو، دین دیکھو۔

(صحیح البخاری کتاب النکاح باب الاکفاء فی الدین حدیث......5090)

پس جب لڑکے دین دیکھتے ہیں یا چاہتے ہیں کہ دیندار لڑکی ہو تو لڑکوں کو خود بھی دیندار ہونے کی ضرورت ہے۔ اس کا ذکر مَیں مختلف خطباتِ نکاح میں بھی کرتا رہتا ہوں۔ اگر لڑکے دیندار ہوں گے، لڑکیاں دیندار ہوں گی تو تبھی ہم اُس حقیقی خوشی اور شکرگزاری کو حاصل کرنے والے بنیں گے جو جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد ہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہماری بنیاد پاکیزگی پر ہے۔ دنیاوی چیزوں پر، دنیاوی باتوں پر نہیں۔ یہاں کے آزاد ماحول کا اثر لے کر اپنی زندگیوں کو بے چین نہ کریں۔ یہ نہ سمجھیں کہ یہ لوگ بڑے خوش ہیں۔ یہ عارضی طور پر چند سالوں کے لئے تو خوش رہتے ہیں۔ اس کے بعد ان میں بھی بے چینیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ پس آخری نتیجہ بے چینی کی صورت میں نکلتا ہے۔ اس لئے شروع ہی سے اپنی سوچوں کو پاک اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق چلانے والا بنائیں۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا کہ دنیاوی لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے خاندانوں میں، گھروں میں بہتری آئی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس فضل کو بھی یاد رکھیں۔ دنیا میں اور اس کی چکاچوند میں نہ پڑ جائیں بلکہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فضل آپ پر فرمایا ہے۔ اپنی بنیاد کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ اپنی اصل کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ اپنے ماضی پر ہمیشہ نظر رکھیں اور پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو فضل فرمائے ہیں وہ کیا کیا ہیں۔ اور یہ فضل پھر آپ کو اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بنانے والے ہونے چاہئیں۔ ایک حقیقی مومن وہی ہے جو ان باتوں کو یاد رکھ کر پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا شکرگزار بنتا ہے۔ اسی طرح اب اگر شکرگزاری کے مضمون پر عمل شروع کیا ہے تو یہ بھی یاد رکھیں کہ بھائیوں بھائیوں، دوستوں، قرابت داروں میں جو رنجشیں ہیں اُن کو بھی دور کریں کہ یہ رنجشیں دور کرنا اور صلح کی طرف قدم بڑھانا یہ چیز بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والی ہے، انسان کو عبدِ شکور بنانے والی ہے۔ پس یہ باتیں ہمیشہ ہر ایک کو یاد رکھنی چاہئیں۔

اس ماحول میں یہاں جب مَیں گھر سے باہر نکلتا ہوں تو بڑی تعداد میں بچے سڑکوں پر کھڑے ہوتے ہیں اور سلام سلام کی آوازیں ہر طرف سے آ رہی ہوتی ہیں۔ نعرہ تکبیر بلند ہو رہے ہوتے ہیں تو یہ ماحول جو سلام اور سلامتی پھیلانے کا ہے یہ تو جنت کے ماحول کی طرف اشارہ ہے۔ پس اس کو صرف ظاہری سلام تک نہ رکھیں بلکہ اس کو حقیقی اور گہری سلامتی کا ذریعہ بنائیں تا کہ یہ دنیا بھی جنت بنے اور آئندہ کی جنتوں کے بھی سامان پیدا ہوں۔ بچے نعرہ تکبیر بلند کرتے ہیں، اخلاص و وفا کے مختلف اظہار ہو رہے ہوتے ہیں اور بچوں میں عموماً یہ جوش زیادہ نظر آ رہا ہوتا ہے۔ پس اس جوش و خروش کو قائم رکھنے کے لئے بڑے کوشش کریں اور کوشش یہی ہے کہ اُنہیں خود بھی اور بچوں کو بھی اس حقیقی روح کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ بچوں کو بھی بتائیں کہ اس کی حقیقی روح کیا ہے؟ سلام کی اور نعروں کی رُوح اور حقیقت اُس وقت واضح ہوگی جب بڑوں کے عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے لئے اور اپنے بھائیوں بہنوں کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ پیدا کرنے والے ہوں گے۔ پس اس ذمہ داری کو سب کو سمجھنا چاہئے۔

انتظامیہ کو بھی انتظامی لحاظ سے میں توجہ دلانی چاہتا ہوں جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا۔ یہ صرف امریکہ کے لئے نہیں ہے بلکہ آپ کے لئے، کینیڈا کے لئے بھی ہے کہ اپنی کمیوں اور کمزوریوں پر غور کر کے ایک فہرست بنائیں اور اُسے لال کتاب میں درج کریں اور اگلے سال کا پروگرام بناتے ہوئے ان باتوں کو مدنظر رکھیں۔ اس مرتبہ مثلاً بہت سے خطوط مجھے اور بھی مختلف شکایتوں کے آ رہے ہیں کہ فلاں جگہ یہ کمی تھی، عورتوں میں کھانے میں یہ کمی تھی، طریقے میں کمی تھی، اٹیکیٹس (Etiquates) میں کمی اور کمزوریاں تھیں، لیکن ایک چیز جس نے جلسہ کے پروگراموں کو بھی بعض جگہ بہت خراب کیا وہ یہ ہے کہ اس مرتبہ آواز کا تقریباً تینوں دن کہیں نہ کہیں مسئلہ رہا ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اتنے عرصہ سے آپ لوگ اُس جگہ پر جو جلسے منعقد کر رہے ہیں تو پھر یہ مسئلہ کیوں پیدا ہوا ہے؟ صرف آرام سے، بھولے منہ سے یہ کہہ دینا کہ غلطی ہوگئی اور یہ نہیں تھا اور وہ نہیں تھا، یہ کافی نہیں ہے۔ اس کی وجوہات تلاش کریں تا کہ آئندہ یہ غلطیاں نہ ہوں۔ مجھے تو یہ لگتا ہے کہ انتظامیہ کے بعض عہدیداروں کا آپس میں تعاون نہیں ہے اور کوآرڈی نیشن (Coordination) نہیں ہے جس کی وجہ سے یہ سب صورتحال پیدا ہوئی ہے۔ اگر یہی صورتحال رہے یا تعاون نہ ہو تو پھر کاموں میں کبھی برکت نہیں پڑتی۔ جماعت کے افراد کے اخلاص میں کوئی شبہ نہیں لیکن عہدیداروں کو بھی اپنی طرف نظر رکھنی ہوگی اور دیکھیں کہ کس نیت سے وہ کام کر رہے ہیں؟ پس امیر صاحب بھی اس بارے میں نظر رکھیں۔ گہرائی میں جا کر نظر رکھنی چاہئے اور بلا وجہ ہر ایک پر غیر ضروری اعتماد بھی نہیں کرنا چاہئے۔

میں نے اُس دن عورتوں کے جلسہ میں ذکر کیا کہ بہتر ہے کہ یہاں جلسہ نہ کیا جائے۔ اگلا فقرہ مَیں نے نہیں کہا تھا کہ مَیں سوچ یہ رہا تھا کہ اگر یہاں انتظامیہ نہیں سنبھال سکتی تو جس سال میں نے آنا ہو تو نارتھ امریکہ، کینیڈا اور امریکہ کا جو جلسہ ہے تو وہ امریکہ میں کر لیا جائے۔ آپ لوگوں کے خرچ بھی بچ جائیں گے۔ مسائل بھی کم ہو جائیں گے۔ دونوں ملکوں کو اپنی اصلاح کی طرف بھی توجہ پیدا ہو جائے گی۔ بہر حال جب میں کینیڈا کے افرادِ جماعت کے اخلاص کو دیکھتا ہوں تو پھر مجھے خیال آتا ہے کہ عہدیداروں کو ایک اور موقع دے دینا چاہئے کہ اپنی اصلاح کر لیں۔ وہ عہدیدار جن کے ذہنوں میں صرف دنیا سمائی ہوئی ہے وہ خاص طور پر اپنی اصلاح کریں۔ اگر چاہتے ہیں کہ اُن کو خدمت کا موقع ملتا رہے تو اپنے خود جائزے لیں۔ کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں۔ مردوں میں بھی اور عورتوں میں بھی، دونوں جگہ یہ صورتحال ہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ نیک نیتی ہے جو کاموں میں برکت ڈالے گی۔ خودغرضیاں اور خود پسندیاں اگلی نسلوں کو بھی خراب کریں گی اور آپ کو بھی ناشکرگزار بنائیں گی اور اس کی وجہ سے پھر اللہ تعالیٰ کے انعاموں اور احسانوں کا وارث ہونے کے بجائے خدانہ کرے، خدانہ کرے آپ کبھی اُس کی سزا کے باعث بن جائیں۔ لیکن نئی نسل سے مَیں کہتا ہوں کہ وہ بڑوں کی اچھائیاں تو دیکھیں، اُن کی برائیاں نہ دیکھیں۔ یہ نہ سمجھیں کہ جو وہ کر رہے ہیں وہ ہر چیز اچھی کر رہے ہیں۔ پس نوجوانوں کو خاص طور پر ہمیشہ اچھائیوں کو دیکھنا چاہئے اور اُسی طرف نظر رکھنی چاہئے۔

تعلقات اور رابطوں میں کینیڈا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے بہتری نظر آئی یا وہی تعلقات جو پہلے سے بنے ہوئے تھے اور چلے آ رہے ہیں بلکہ بڑھے ہیں اُن کو انہوں نے قائم رکھا ہے اور اس دفعہ زیادہ سلجھے ہوئے لوگوں سے یہاں میری ملاقات بھی کروائی گئی۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس کے بھی مثبت نتائج نکلیں اور جیسا کہ مَیں نے کہا یہاں بھی اور امریکہ میں بھی نوجوانوں کی محنت کی وجہ سے یہ رابطے ہوئے اور امریکہ میں تو خاص طور پر نوجوانوں نے کافی کام کیا ہے۔ ان تعلقات کو اور اپنے ہر عمل کو ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ اس طرح استعمال کرے اور انجام دے کہ جس کے نتیجے میں احمدیت اور حقیقی (دین) کا پیغام پہنچانے کے راستے کھلیں اور یہی ہمارا مقصد ہے جس کے حصول کے لئے ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے اور تبھی شکرگزاری کے جذبات کا اظہار بھی خدا تعالیٰ کے حضور عملی رنگ میں ہوگا۔ اخلاص و محبت کا ایک عارضی اظہار ہے جو آپ لوگ کر رہے ہیں جیسا کہ گھروں کے چراغاں ہیں، سڑکوں کی رونقیں ہیں، ڈیوٹیوں کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا ہے لیکن مستقل اظہار یہ ہے کہ خلیفہ وقت کی ہر بات پر لبیک کہتے ہوئے اس پر عمل کریں۔ یہ سوال نہ اُٹھائیں کہ ان مغربی ممالک میں یہ مشکل ہے اور وہ مشکل ہے۔ اگر پکا ارادہ ہے تو کوئی مشکل سامنے نہیں آتی اور ترقی کرنے والی قومیں، انقلاب لانے والی قومیں مشکلات کو نہیں دیکھا کرتیں بلکہ اپنے منصوبوں کو اپنے پروگراموں کو دیکھا کرتی ہیں۔ صرف سوچ بدلنے کی بات ہے۔ اور یہی چیز ہے جو ہمیں دنیا میں انقلاب لانے کا باعث بنائے گی۔ اللہ کرے کہ آپ سب اس سوچ کے ساتھ اپنی زندگیوں کو گزارنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی توفیق عطا فرمائے کہ افرادِ جماعت کا جو مجھ پر حق ہے میں اس کو ادا کرتا چلا جاؤں۔

بقیہ از صفحہ 1 جلسہ سالانہ برطانیہ

والے احمدیوں نے اجتماعی دعاؤں میں ایم ٹی اے کی وساطت سے شرکت کی اور دنیا کا کونہ کونہ دعاؤں اور گریہ وزاری سے بھر گیا۔

اس جلسہ میں 7 علماء سلسلہ نے مقررہ عناوین پر اردو اور انگریزی میں تقاریر کیں۔ اس جلسہ میں برطانیہ اور دیگر کئی ممالک کے عمائدین اور سرکردہ شخصیات نے شرکت کی۔ انہوں نے جلسہ کے سٹیج سے جماعت کے بارے میں اظہار خیال کیا اور جماعت کی امن، محبت اور بھائی چارے کی تعلیمات اور خدمت انسانیت کے کاموں کو سراہا۔ نیز جماعتی ترقی اور کامیابیوں کا تفصیل سے تذکرہ کیا۔ ایم ٹی اے انٹرنیشنل نے اس موقع پر بہت سے خصوصی پروگرامز ٹیلی کاسٹ کئے اور تین دن کے جلسہ کی جملہ کارروائی Live دکھائی۔ پنڈال میں بیٹھنے والے احباب نے تنظیم کے ساتھ دل کھول کر نعرے لگائے اور جلسہ کے سب پروگراموں کو دلجمعی سے سنا۔

اس جلسہ کی تمام تفصیلات روزنامہ الفضل میں آئندہ دنوں میں پیش کی جاتی رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کی تمام برکات وفیوض سے ہم سب کو وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم راؤ عبدالغفار صاحب کو سپرد خاک کر دیا گیا

جیسا کہ احباب جماعت کو اطلاع دی جا چکی ہے کہ مکرم راؤ عبدالغفار صاحب ابن مکرم محمد تحسین صاحب آف گنگا پور ضلع فیصل آباد حال مقیم بلدیہ ٹاؤن کراچی کو مورخہ 6 ستمبر 2012ء کو شام 5 بجے جبکہ آپ اپنے سکول واقع چاکیواڑہ کراچی جہاں پر آپ بطور استاد فرائض سرانجام دے رہے تھے، سے فارغ ہو کر واپس اپنے گھر جانے کیلئے بس پر سوار ہونے ہی لگے تھے کہ پیچھے سے دو نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے آپ پر فائرنگ کر دی جس سے آپ موقع پر ہی راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 7 ستمبر 2012ء میں شہید کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا کہ شہید مرحوم نہایت مخلص احمدی تھے، نہایت نیک سیرت اور دعوت الی اللہ کا آپ کو بے حد شوق تھا اور اسی طرح آپ کا اور آپ کی فیملی کا جماعت سے بہت پختہ تعلق تھا۔ انتہائی خوش اخلاق، ملنسار، دعا گو شخص اور خلافت سے گہری محبت رکھتے تھے۔ خلیفہ وقت کی طرف سے ہونے والی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ حضور انور نے مرحوم کی بہن اور اہلیہ کی خوابیں اور قریبی ساتھیوں کے ان کے بارے میں بیان کا ذکر کر کے فرمایا کہ مرحوم کو شہادت کی خواہش تھی جو کہ اللہ تعالیٰ نے پوری کر دی۔

مرحوم کی نماز جنازہ کراچی میں مکرم نسیم تبسم صاحب مربی ضلع کراچی نے مورخہ 7 ستمبر کو صبح 9 بجے بیت الذکر مارٹن روڈ میں پڑھائی۔ جس کے بعد کراچی سے ایک قافلہ میت لے کر ہوائی جہاز کے ذریعہ لاہور پہنچا جہاں سے جماعتی ایمبولینس کے ذریعہ میت کو تدفین کیلئے ربوہ پہنچایا گیا۔ 7 ستمبر کو رات ڈیڑھ بجے ربوہ آمد ہوئی جس کے بعد میت کو فضل عمر ہسپتال ربوہ کی مورچری میں رکھا گیا۔ 8 ستمبر کو صبح 9 بجے مرحوم کی نماز جنازہ احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی ربوہ نے پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔

مکرم راؤ عبدالغفار صاحب اکتوبر 1970ء کو گنگا پور فیصل آباد میں پیدا ہوئے۔ 1988ء میں گورنمنٹ ہائی سکول گنگا پور سے میٹرک پاس کیا۔ 1991ء میں ایف ایس سی کرنے کے بعد آپ نے پی ٹی سی کر کے بطور ٹیچر ملازمت جوائن کی اور چاکیواڑہ کراچی کے سکول میں فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ آپ نے دوران ملازمت 2010ء میں بی اے اور 2011ء میں بی ایڈ پاس کیا۔ آپ 1995ء سے ملازمت کے سلسلہ میں اپنی فیملی کے ساتھ سعید آباد بلدیہ ٹاؤن سیکٹر A-9 کراچی غربی میں مقیم تھے۔ مرحوم کی جماعتی خدمات بھی تھیں۔ آپ کراچی میں زعیم حلقہ انصار اللہ اور سیکرٹری خصوصی تحریکات کی حیثیت سے خدمات سلسلہ بجالا رہے تھے۔ شہید مرحوم کے خاندان کا تعلق ضلع روہتک انڈیا سے ہے جہاں سے 1947ء میں تقسیم کے وقت ہجرت کر کے گنگا پور ضلع فیصل آباد میں قیام پذیر ہوا۔ آپ کے گھرانے میں احمدیت کا آغاز آپ کی والدہ محترمہ عاصمہ بی بی صاحبہ سے ہوا۔ جنہوں نے 1986ء میں خلافت رابعہ کے دور میں احمدیت قبول کی۔ 1988ء میں عاصمہ بی بی صاحبہ کے دو بچوں مکرم راؤ عبدالغفار صاحب شہید اور بیٹی نسیم اختر صاحبہ نے خدائی نشان دیکھ کر بیعت کر کے قبول احمدیت کی سعادت پائی اور پھر 1992ء تک دوسرے دو بیٹوں، ایک بیٹی اور خاوند مکرم راؤ محمد تحسین صاحب نے بھی احمدیت قبول کی۔

مرحوم کی شادی 1995ء میں محترمہ شازیہ کلثوم صاحبہ بنت مکرم عبدالغفار صاحب چک نمبر E.B/ 285 بوریوالہ وہاڑی حال مقیم باب الابواب ربوہ سے ہوئی جن سے خدا تعالیٰ نے آپ کو دو بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا۔ آپ کے بڑے بیٹے مکرم عدیل احمد صاحب عمر 16 سال متعلم جامعہ احمدیہ جونیئر ہیں۔ دوسرے بچوں میں عزیزم نبیل احمد عمر 14 سال کلاس دہم، عزیزہ وجیہہ غفار عمر 10 سال کلاس سوئم اور صفیہ عروج عمر 7 سال کلاس ون کے طالبعلم ہیں۔ جبکہ دیگر لواحقین میں ضعیف العمر والدین کے علاوہ دو بھائی مکرم راؤ محمد ستار صاحب (ر) آرمی، مکرم راؤ قمر سلطان گوہر صاحب یوکے اور تین بہنیں مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد تسلیم صاحب کراچی، مکرمہ نسیم اختر صاحبہ اور مکرمہ نورین تبسم صاحبہ شامل ہیں۔

مرحوم کی والدہ محترمہ نے مرحوم کے بارے میں اپنے تاثرات میں بیان کیا کہ میرے بیٹے نے راہ مولیٰ میں قربانی دے کر میرا، میرے خاندان اور جماعت احمدیہ کا سرفخر سے بلند کر دیا ہے۔ اے بیٹے تجھے سلام کرتی ہوں کہ جس نے مجھے ایک شہید کی والدہ کہلانے کا اعزاز بخشا ہے۔ مکرم راؤ مبشر احمد صاحب صدر جماعت گنگا پور جو کہ مرحوم کے رشتہ میں چچا ہیں انہوں نے مرحوم کے اوصاف بیان کرتے ہوئے بتایا کہ مرحوم عمدہ اوصاف اور اعلیٰ اخلاق کے مالک انسان تھے۔ مرحوم بہت خوش مزاج، ملنسار اور ہر ایک کے ہمدرد تھے۔ بڑے دھیمے مزاج، نرم دل اور ہر ایک کے ساتھ بھلائی کرنے والے تھے۔ بیعت کرنے کے بعد خلافت احمدیہ اور نظام جماعت کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط سے مضبوط تر کرتے چلے گئے۔ اپنے بچوں کی بھی بہت اچھے رنگ میں تربیت کی۔ گھر میں بیوی بچوں کے ساتھ بھی بہت محبت وشفقت اور پیار کا سلوک تھا۔ آپ نمازوں کے بہت پابند اور باقاعدگی کے ساتھ بیت الذکر میں جا کر نماز ادا کرتے تھے۔ روزوں میں باقاعدہ، تہجد گزار اور بہت دعا گو تھے۔ مالی قربانی کرنے میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ آپ نے وصیت کا فارم پُر کرنے کے ساتھ ہی پوری باقاعدگی کے ساتھ چندہ وصیت ادا کرنا شروع کر دیا جبکہ آپ کی وصیت کی منظوری ابھی زیر کارروائی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مکرم راؤ عبدالغفار صاحب بعد میں احمدیت میں آئے مگر ہم سب سے بہت آگے نکل گئے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شہید مرحوم کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے، مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور اپنے قرب خاص جگہ عطا فرمائے۔ نیز آپ کے پسماندگان اور لواحقین کا خود حامی وناصر ہو۔ انہیں یہ صدمہ برداشت کرنے اور صبر وحوصلے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی اولاد کو اپنے شہید باپ کی نیکیوں کو جاری رکھنے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حب سعال
کھانسی خشک ہو یا تر ہر دو میں مفید ہے۔
(چوسنے کی گولیاں)
قند شفاء
نزلہ، زکام اور فلو کیلئے انسٹنٹ جوشاندہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون 0476211538 فیکس 0476212382

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ، کامیاب علاج
1954 NASIR ناصر 2012
نوجوانوں کے امراض ونفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا
دنیائے طب کی خدمات کے 58 سال
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
TEL.047-6211434,6212434, FAX: 6213966

کاکیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل) (تندرستی کا خزانہ)
مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل ٹانک ہے۔ نیز وقت سے پہلے بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے۔

ٹنی برمدر ٹنکچر (سپیشل)
معدہ وپیٹ کی تمام تکالیف، تیزابیت، جلن، درد، السر بدہضمی گیس، قبض اور بھوک کی کمی کی ایک مکمل دوا ہے۔
(رعائتی قیمت پیکنگ 25ML/-140 روپے 120ML /-500 روپے)

جگر ٹانک GHP-512/GH
جگر کی جملہ تکالیف کو دور کرنے اور ہر قسم کے یرقان سے بچاؤ یا اس کے بداثرات ختم کرنے کے علاوہ جگر کی طاقت کیلئے مؤثر دوا ہے۔

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399 ,0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

ربوہ میں طلوع وغروب 11 ستمبر

طلوع فجر	4:23
طلوع آفتاب	5:47
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	6:22

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ارشاد

مارچ 1984ء میں مینیجر الفضل کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں ایک چٹھی لکھی گئی جس میں یہ ذکر تھا کہ ماہ فروری 1984ء میں الفضل کی اشاعت سات ہزار تھی (خطبہ نمبر کی اشاعت آٹھ ہزار تھی) اس پر حضور انور نے اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا۔

"ابھی تک اشاعت تھوڑی ہے۔ دس ہزار تو میں نے کم سے کم کہی تھی۔ پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔"

حضور انور کا یہ ارشاد احباب جماعت تک پہنچاتے ہوئے ہم احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف بھی متوجہ کرتے ہیں کہ ابھی تک ہم حضور کے اس ارشاد کو بھی پورا نہیں کر سکے کہ اشاعت کم از کم دس ہزار ہو جبکہ حضور کا اصل منشاء مبارک یہ تھا کہ الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔ خاکسار اس نوٹ کے ذریعہ تمام امراء صاحبان، صدر صاحبان، سیکرٹریان اور ذیلی تنظیموں انصاراللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے عہدیداران کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ براہ کرم اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔ حضور انور کا ارشاد پورا کرنے میں ہی برکت ہے یہی تمام سعادتوں کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ تمام احباب کے گھر میں روحانیت کی اس نہر کا پہنچنا ضروری ہے۔ اگر ہر احمدی گھر میں اخبار پہنچ جائے تو اشاعت بیس ہزار سے بھی اوپر جا سکتی ہے۔ تمام عہدیداران سے گزارش ہے کہ وہ اپنے فرائض کا ایک حصہ الفضل کی اشاعت میں اضافہ قرار دیں اور اس وقت تک چین نہ لیں جب تک حضور کا یہ ارشاد پورا کرنے کی سعادت نہ حاصل کریں۔

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں اس مرحلے پر خاکسار عاجزانہ طور پر دعا کی درخواست کرتا ہے کہ مولا کریم اپنا فضل فرمائے اور ہمیں حضور کے بابرکت ارشاد پر پورے طور پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ ہماری کمزوریوں اور خطاؤں کو معاف کرے اور تمام ذمہ داریاں احسن طور پر ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(خاکسار۔ مینیجر روزنامہ الفضل)

ضرورت سٹاف
ربوہ آئی کلینک میں فی میل سٹاف نرس کی آسامی خالی ہے ضرورتمند رابطہ کریں۔ تعلیم کم از کم ایف اے نرسنگ کا تجربہ رکھنے والی کو ترجیح دی جائے گی اپنی درخواست مکمل کوائف کے ساتھ ارسال کریں۔
برائے رابطہ: 047-6211707-6214414
0301-7972878

نیوروفزیشن اینڈ سائیکاٹرسٹ کی آمد
ہر جمعرات صبح 10 بجے تا ایک بجے دوپہر مریم میڈیکل سنٹر میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ استقبالیہ سے پرچی بنوالیں
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ: 0476213944,6214499

PTCL-V فرنچائز
EVO,Brodband,Vfone ہر وقت ہر جگہ
MTA دوران سفر یا گھر میں تیز ترین EVO انٹرنیٹ
Vfone موبائل میں بھی دستیاب ہے۔
تحسین ٹیلی کام حافظ آباد روڈ پنڈی بھٹیاں
میاں طارق محمود بھٹی آفس 0547-531201,2
حافظ اعجاز احمد بھٹی 0300-7627313,0547415755

Education Concern Education Concern Education Concern
MBBS & Engineering
Southeast University in China
Affiliated with W.H.O, Govt. of China & Pakistan Engineering Council (PEC).
A-Level & Fsc. Students who are waiting for their results are encouraged to apply to reserve the seats.
MBBS, Bachelor in Architecture Engineering and MSC international business offer in English Medium
No Bank Statement, No IELTS or TOEFL.
Excellent environment for female students.
Education Concern
67-C, Faisal Town, Lahore
(Opposite Gourmet Restaurant)
042-35162310 / 0302-8411770
www.educationconcern.com

FR-10

البشیرز اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چوکی 047-6214510- 049-4423173

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

سونے اور چاندی کے دلکش زیورات کا مرکز
میاں غلام مصطفیٰ جیولرز GM
044-2003444-2689125 میرک ضلع اوکاڑہ
طالب دعا
میاں غلام صابر
0345-7513444
0300-6950025

مٹاپا ختم
ایک ایسی دوا جس کے چھ ماہ تک استعمال سے خدا کے فضل سے وزن 40 پونڈ تک کم ہو جاتا ہے۔ دوا گھر بیٹھے حاصل کریں
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
ساہیوال روڈ نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

EXIDE - FB-TOKYO - MILLT
OSAKA-VOLTA- PHOENIX-AGS
دیسی بیٹریاں 6 ماہ کی گارنٹی کیساتھ تیار کی جاتی ہیں
مین ڈیلر: حفیظ بیٹری سنٹر بالمقابل جنرل بس سٹینڈ سرگودھا روڈ چنیوٹ
طالب دعا: حفیظ احمد طاہر 0333-6710869 راشد محمود: 0300-7716284

دلہن جیولرز
04236684032
03009491442
قدیر احمد، حفیظ احمد
طالب دعا
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk,
Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

موسم گرما کی ورائٹی پر زبردست سیل سیل سیل
اب جانا ضروری ہے۔
فیبرکس گیلری
ریلوے روڈ ربوہ: 0092-47-6214300

The Vision of Tomorrow
New Haven Public School
Multan Tel :061-6779794

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی، جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

نیشنل الیکٹرونکس
(تمام کمپنیوں کا سامان)
ایک جانے پہچانے ادارے کا نام
طالب دعا: ریحان
جو 1980ء سے آپ کی خدمت کر رہا ہے
A/C فریج، DVD، LCD، TV، واشنگ مشین، کوکنگ رینج گیزر اور بیشمار گھریلو اشیاء کیلئے ہماری خدمات لیں۔
1۔ لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ جودھا مل بلڈنگ لاہور
042-37223228 / 37357309 / 0301-4020572

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
04235301547-48
چیف ایگزیکٹو چوہدری اکبر علی
:03009488447
E-mail:umerestate@hotmail.com